

فارسی

برای کلاس دوازدهم



پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

بِهِ نَامِ خُدَائِي بِخَشِنَدَهْ مَهْرَبَان

جمله حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ میکسٹ بک بورڈ، لاہور حفظ ہیں

تیار کردہ: پنجاب کریکولم اینڈ میکسٹ بک بورڈ، لاہور

منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان، اسلام آباد

فهرس

صفحہ		عنوان	شمارہ
1	(نظم)	حمد	-1
4	(نظم)	نعت	-2
7		عین القضاط همدانی	-3
8		برگزیدہ نامہ ها	
10		شیخ ابوسعید ابوالخیر	-4
11		رُباعیات ابوسعید ابوالخیر	
13		دمی با شیخ ابوسعید ابوالخیر	-5
16		رُود کی سمر قندی	-6
17	(نظم)	آئی بخار اشادباش!	
19		ابوالفضل بیہقی	-7
20		امیر عادل سبکتگین و آہوی مادہ	

23		فردوسي طوسى	-8
24	(نظم)	دانان و نادان	
26		عنصر المعالى كيكاؤس	-9
27		پندهای قابوس نامه	
29	(مکالمہ)	فُرودگاه	-10
32		ناصر خسرو	-11
33	(نظم)	از ماست که برماست!	
35		شیخ فرید الدین عطار	-12
36		رابعه عدویہ	
39		سلطان قطب الدین ابیک	-13
41		مولانا جلال الدین رومی	-14
44	(نظم)	شعر مولانا: دوستی نادان	-15
44		شیخ سعدی شیرازی	-16
48		گلھائی گلستان سعدی	
53		نقش بانوان در پیشرفت فرهنگی جامعہ اسلامی	-17
56	غزل	نظیری نیشابوری	-18
57			
60		علی بن حسین الواقع	-19
61		لطائف الطوائف	
64	(مکالمہ)	آلودگی هوا	-20

67		جلال آی احمد	-21
68		حسی درمیقات	
71		غنیمت کنجاهی	-22
72	(نظم)	در تعریف پتجاب	
74		محمد حجازی	-23
76	(افسانہ)	مار گیر	
79		علامہ محمد اقبال	-24
82	نظم	از خواب گران خیز	-25
85		کشمیر و پاکستان	-26
88		سائین سہیلی سرکار	-27
90	(مکالمہ)	دربیمارستان	-28
93	نظم	در گزر گاؤ جہان	-29

مصنفوں: خانم ڈکٹر خالدہ آفتاب

نواہش علی شیخ (مرحوم)

محمد خان کلیم (مرحوم)

دکتر غلام معین الدین نظامی

مدیر: پروفسور ڈکٹر آفتاب اصغر (مرحوم)

ایڈیٹر: خانم دکٹر شکنند صابر

مطبع: نصاب پرنٹرز، لاہور
ناشر: ماجد بک ڈپو، لاہور

تاریخ اشاعت ایڈیشن طباعت تعداد اشاعت قیمت

63.00

1,000

نہم

اول

نومبر 2019ء

حمد

ثنا و حمِدِ بَنْيَةٍ پایان خدارا
 که صَنْعَتْ شَرْفَهُ دَرُوْجُود آوردمارا
 إِلَهًا، قَادِرًا، پَرَوْدَگَارًا
 كَرِيمًا، مُنْعِمًا، آمِرِزِگَارًا
 خُداوندَا! تَوَايِمان و شهادت
 عطا کردی به فَضْلِ خویش مارا
 آزِاحْسَانِ خُداوندِي عَجَب نیست
 اگر خط در کشی جرم و خطارا
 نَيْنَدَازِي مِنِ نَيْنَدَازِ سارا
 بِهِ حَقِّ پَارسِيَانَ كَزِدِرخویش
 شَيفَعْ آَرَدَ رَوَانَ مُضطَفَيَ رَا
 خُدَائِيَا! گَرْتُو سعدِي رَابِرَانِي
 شَيفَعْ آَرَدَ رَوَانَ مُضطَفَيَ رَا
 مُحَمَّدَ، سَيِّدِ سَادَاتِ عَالَمَ
 چَرَاغَ وَچَشمَ جُمِلَهِ انبِياءِ رَا

[شيخ سعدى شيرازى]

فرهنگ

نَّا	: تعریف۔
بِي پَايَا	: بے انتہا، بے حد۔
خُدَارا	: خُدَا کے لیے۔
صُنْع	: تخلیق، فن، کاری گری۔
صُنْعَش	: [صُنْعٌ+اَش] اُس کی تخلیق۔
دَرْجُودَآورَد	: درجود آوردن: بیدا کرنا] بیدا کیا۔ ماضی مطلق۔
إِلَهًا	: [الله+ا] اے الہ، اے معبد۔
مُنْعِما	: [منعم+ا] اے صاحب نعمت، اے نعمتیں
عطا کرنے والے	.
آمْرِزِ گارا	: [آمزیدن: بخشنا] اے بخشندے والے!
بِ فضْلِ خَوِيش	: اپنے لطف و کرم سے۔
عَجَبَ نِيسَت	: عجیب نہیں ہے، تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔
خط درکشیدن	: خط کھینچ دینا، معاف کر دینا، تم معاف کر دو۔
بِه حَقِّ	: کے صدقے، کے طفیل۔
نَيْنَدَارِي	: [از در انداختن: دروازے سے ڈھٹکارنا۔ نہ + اندازی] تم نہ ڈھٹکارنا۔
نَابَارِسا	: [نا+پارسا] گناہگار۔
برانِي	: [راندن: پہانا، ڈھٹکارنا] تو ڈھٹکائے۔
شَيفَع	: شفاعت کرنے والا، سفارش کرنے والا۔
آزَد	: [آوردن: لانا۔ آرد: مصارع] وہ لائے گا
رَوَاه	: رُوح۔
سَيِّد	: سردار، آقا۔
سَادَات	: سید کی جمع۔
جُملَه	: تمام، سب۔

تمرین

- ۱۔ مارا کہ بہ ڈجود آورد؟
- ۲۔ معنی "پروردگار" چیست؟
- ۳۔ چے کاراز احسانِ خداوندی عجب نیست؟
- ۴۔ چرا سعدی "خودش را "ناپارسا" گفته است؟
- ۵۔ چراغ و چشمِ جملہ انبیاء کیست؟
- ۶۔ مندرجہ ذیل افعال کے مصادر اور ان کے معانی لکھئیے: درجود آور، عطا کردی، برانی۔
- ۷۔ سبق میں آئے والے جن الفاظ میں "الف ندائیہ" استعمال ہوا ہے انہیں الگ لکھئیے اور ان کے معانی بتائیے۔
- ۸۔ کسی بھی مصدر کے مضارع میں بیک وقت فعل حال کا مفہوم بھی پابا جاتا ہے اور فعل مستقبل کا بھی۔ مضارع کی نشانی یہ ہے کہ اس کا آخری حرف ہمیشہ "د" اور اس سے پہلے حرف پر ہمیشہ "زیر" ہوتی ہے۔ دوسرے افعال کی طرح اس کی گردان بھی کی جاتی ہے۔ زیر نظر سبق میں استعمال ہونے والے مضارع اور ان کی مکمل گردانیں مع ترجمہ لکھئیے۔



نعت

آری، کلامِ حق به زیادِ محتدَ است	حق جلوه گریز طرزِ بیانِ محمدَ است
شایدِ حق آشکار زشن محتدَ است	آئینه دار پر توبه و هراس است ماهتاب
اما گشاد آن زکمانِ محمدَ است	تیرِ قضا، هر آینه در ترکیشِ حق است
خود هرجه از حق است، از آنِ محمدَ است	دانی "اگر به معنی "لولَک" وارسی
سوگند کرد گاربِه جانِ محمدَ است	هر کس قسم بدانچه عزیز است، می خورد
کاین جاسُخن ز سرور وانِ محمدَ است	واعظاً حدیث سایه طوبی فُروگزار
کان ذات پاک مرتبه بدانِ محتدَ است	غالب انسانی خواجه، به یزدان گزاشتیم

[میرزا غالب دهلوی]

فرهنگ

آری :	هان، جی هان۔
آئینہ دار :	مظہر۔
برتو :	عکس۔
بهر :	سورج۔
آشکار :	واضح، عیان، ظاهر۔
ہر آینہ :	یقیناً، بہرحال۔
لولاک :	لولاک لَمَا خَلَقْتَ الْأَفْلَاكَ کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اسے نہیں اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کی تخلیق نہ کرتا!
وارسی :	[مصدر: وارسیدن : پہنچنا، پالینا، سمجھ لینا] تو سمجھ لے۔
بدانچہ :	[به + آن + چہ] اُس چیز کی کہ جو۔
سو گند :	قسم۔
کرد گار :	الله تعالیٰ۔
طوبی :	جنت کرے ایک درخت کا نام۔
فرو گزارد :	[مصدر: فرو گذاشت: چھوڑ دینا] فعل امر۔ جانے دے، چھوڑ دے۔
یزدان :	الله تعالیٰ۔
مرتبہ دان :	[مرتبہ + دانستن مصدر کافیل امر] مرتبہ جانے والا (اسم فاعل)

تمرین

- ۱- سراینده این نعت کیست؟
- ۲- "لولاک" چه معنی دارد؟
- ۳- سوگند کردگار به جان کیست؟
- ۴- این مصرع را کامل کنید: حق جلوه گر..... است.
- ۵- "دانی" اور "وارسی" فعل کی کون سی قسم ہیں؟
- ۶- مندرجہ ذیل مرکبات میں سے مرکب توصیفی اور مرکب اضافی الگ کیجئے۔
کلامِ حق، سایہ طوبی، سروروان، ذات پاک، تیر قضا۔
- ۷- "می خورد" کون سافعل ہے؟ پوری گردان اور ترجمہ لکھئے۔

عَيْنُ الْقُضَاتِ بِهِمْدَانِيٌّ

آپ کا نام عبد اللہ بن محمد اور لقب عین القضاۃ تھا۔ ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۷۰۱ء میں ہمدان میں پیدا ہوئے۔ مُرُّوجہ علوم و فنون میں مہارت حاصل کی۔ اکیس برس کی عمر میں شیخ احمد غزالی سے ملاقات ہوئی جسے ان کی زندگی کا لایم موڑ قرار دیا جاسکتا ہے۔ تصوف و عرفان کی طرف ان کا طبعی رُوحانیں اس ملاقات کے بعد بہت بڑھ گیا۔ شیخ احمد غزالی سے ان کی کثی ملاقاتیں ہوئیں۔ دونوں میں خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ انہوں نے کئی اور مشائخ سے بھی فیض پایا۔ فارسی اور عربی تصانیف میں سے ”تمہیدات“ اور ”مکتوبات“ بہت مشہور ہیں۔ ۱۵۲۵ھ مطابق ۱۷۱۱ء میں وفات پائی۔

شاعری کے ساتھ ساتھ وہ بہت عمدہ نثر بھی لکھتے تھے۔ ان کی طبیعت میں بہت جوش و خروش اور درد و سوز تھا جو ان کی تحریروں میں بھی جھلکتا ہے۔ ان کی تحریریں تکلف اور تصنیع سے پاک ہوتی ہیں۔ انہوں نے تصوف و عرفان کے مشکل موضوعات بھی بڑی سادگی اور دلاؤیزی سے بیان کیے ہیں۔ ان کا انداز استدلال منطقیانہ ہوتا ہے۔ عشق و محبت کی چاشنی ان کے لفظ لفظ میں محسوس کی جاسکتی ہے۔

برگزیده نامه ها

۱- آرکان اسلام:

بدانکه چرا نمازو زه و زکوه و حج واجب آمد برای حضول سعادت آبدی - آی عزیزا سعادت از محبت خدا خیزد که غالب گزد در همه محبتها، علامت غلبه محبت خدا آن بود که محبوبات دیگر را در او توأند باخت.

زن و فرزند مال وجاه و حیات و وطن همه محبوبات است. حج مَحْكَى است تاخود در زیارت خانه خُداتو آند که فراق این محبوبات اختیار گند، یا خیز اینها غالب است و نمی گزارد که حج کند. روزه محک است تاخود به ترک اینها بتواند گفت در رضای خدا ای این غالب است و نمی گزارد که در رضای خدا گوشد. مال از محبوبات است، زکوه دادن مَحْكَى است، اما نماز بالای این همه آرکان است. از علامات محبت، کثیر ذکر محبوب است، نماذج کر محبوب است، و هر که نماذ دوست ندارد، نشان آن است که خدام حبوب اونیست.

۲- ایمان:

برادر عزیزا بداعیت ایمان، تصدیق دل است، چنانکه شک را در آن مجال نبود. چون این مایه از تصدق در دُرُون حاصل بود، آدمی را بر آن دارد که حرکات و سکنای خود به حکم شرع گند. چون چنین بود، اورا خود راه نمایند از جناب ازل- از طاعت، هدایت خیزد. چون هدایت پدید آید، آن تصدیق دل، یقین گردد. چون میوه که از خامی به پختگی رسد.

[نامه های عین القضاط ہمدانی]

فرهنگ

محبوبات: محبوبه کی جمع 'پسندیده چیزین-

تواندباخت: [توانستن+باختن] هارسکر، کھوسکر - مَحْكُمَ: کسوٹی -

نمی گذارد: [گذاشتن: چھوڑنا] فعل حال منفی آنہیں چھوڑتی بیس (ایسا) نہیں کرنے دیتی ہیں -

ہدایت: ابتداء آغاز -

تمرین

۱- برای چه نمازو روزه وز کوتہ و حج واجب آمد؟

۲- سعادت از چه می خیزد؟

۳- علامت غلبة محبت خدا چه بود؟

۴- ذکرِ محبوب چیست؟

۵- چون ہدایت پدید آید؟ چه می شود؟

۶- مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئی:

نمی گذارد۔ دُوست ندارد۔ چُون۔ هر کہ۔ میوہ۔

۷- مندرجہ ذیل مصادر سے فعل مستقبل کی گردان ترجمے سمیت لکھیں: باختن۔ رسیدن۔ گشتن۔

۸- مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

رُوزہ۔ سعادت۔ فرزند۔ دل۔ میوہ۔



شیخ ابو سعید ابوالخیر

فارسی کے عظیم المرتب صوفی شاعر اور شیخ طریقت شیخ ابو سعید ابن شیخ ابوالخیر ۳۵۷ھ بمقابلہ ۹۶۹ء میں میہنہ نامی ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ یہ شہروسطی ایشائی جمہوریہ ترکمانستان کے دارالحکومت عشق آباد سے آٹھ کلومیٹر ڈوری ۳۲۰ھ بمقابلہ ۱۰۲۹ء میں یہیں آپ کا انتقال ہوا اور مزار مبارک یہی یہیں ہے۔

آپ دینی گلوم کے حصول سے فارغ ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول رہنے لگے تھے۔ مختلف علاقوں میں جا جا کر مشائخ سے ملتے اور استفادہ کرتے تھے۔ وہ پہلے ایرانی شیخ طریقت ہلیں جنہوں نے اپنے عارفانہ افکار کے بیان کے لیے شاعری کاوسیلہ اختیار کیا۔ سنائی اور رومی جیسے نامور شعراء نے انہی کے خرمن کی خوشہ چینی کی۔

فارسی رباعی گوئی میں آپ کامقام بہت بلند ہے۔ آپ کی رباعیون کا الہم موضوع توحید، مناجات، پندو موعظت، اخلاق و حکمت اور عشق و محبت ہیں۔ یہ رباعیان اتنی سادہ اور دلکش زبان میں کہی ہیں کہ بالکل آج کل کی فارسی میں کہی گئی معلوم ہوتی ہیں۔

رباعی: کالفاظ عربی لفظ "رُبْع" سے نکلا ہے۔ اس کالفاظی مطلب سے چار۔ چونکہ یہ صنف سخن چار چار مصراعوں پر مشتمل ہوتی ہے، اس لیے اسے "رباعی" کہا جاتا ہے۔ اس کا پہلا دوسرा اور چوتھا مصرع آپس میں ہم قافیہ وہم ردیف ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تیسرا مصرع میں بھی وہی قافیہ وردیف استعمال کر لیتے جاتے ہیں۔ یہ ایک قدیم صنف سخن ہے اور فلسفیانہ و حکیمانہ موضوعات کے اظہار کے لیے پسند کی جاتی ہے۔ فارسی رباعی کے کچھ مخصوص اوزان ہیں کسی اور وزن میں کہیے گئے چار مصراعی رباعی نہیں کہلاتیں گے۔ رباعی کے موضوعات کا دائرہ اب خاصاً وسیع ہو گیا ہے اور اس میں عاشقانہ، رندانہ اور صوفیانہ مباحثت کے علاوہ سماجی، معاشرتی اور سیاسی موضوعات بھی داخل ہو چکے ہیں۔

فارسی رباعی نگاروں میں حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر کے علاوہ بابا طاہر عربیان اور حکیم عمر خیام نہت مقبول و معروف ہیں۔



رُباعيَّاتِ ابو سعيد ابوالخير

(۱)

راه توبه هر روش که پُوبند، خوش است
 وصل توبه هر جهت که جویند، خوش است
 روی توبه هر دیده که بینندن کو است
 نام توبه هر زبان که گویند خوش است

(۲)

خواهی که ترا دولت ابرار رسد
 مپسند که از توبه کس آزار رسد
 از مرگ میند یش و غم رزن مخور!
 کاین هر دو به وقت خویش ناچار رسد

(۳)

یارب ابه گرم بر من درویش نگر
 در من نینگر، در کرم خویش نگر
 هر چند نیم لا بق بخشایش تو
 برحال من خسته دل ریش نگر

فرهنگ

پویند :	[مصدر: پُوییدن: دوڙنا] فعل مضارع 'وہ دوڙیں-
دیده :	آنکھا-
مَپسند :	پسندنہ کر۔ [پسندیدن مصدرسے فعل نہی]
آزار :	تکلیف-
مَیندیش :	اندیشه نہ کر۔ [اندیشیدن مصدرسے فعل نہی]
محور :	نه کھا۔ [خوردن مصدرسے فعل نہی]
نگر :	دیکھ [نگریستن مصدرسے فعل امر]
نیم :	[نه + ام] میں نہیں ہوں-
خَسیه :	تهکا هارا، ٹوٹا پھوٹا۔
دلِ ریش :	[دل + ریش] رخمی دل۔

تمرین

- ۱۔ دررباعی اول شاعر چ کسی راخطاپ کردہ است؟
- ۲۔ اگر خواہی کہ دولت ابرار بہ تو رسد باید چکار کنی؟
- ۳۔ شاعر دربارہ مرگ و رزق چ گفتہ است؟
- ۴۔ شاعر چ را گفتہ است کہ لایق بخشش تو نیستم؟
- ۵۔ آیا بہ کسی آزار رساندن خوب است؟
- ۶۔ دوسری اور تیسری رباعی میں آئیے والی افعال نہی سے افعال امر بنائیے۔
- ۷۔ سبق میں سے مرگب اضافی اور مرگب توصیفی الگ الگ لکھئے۔
- ۸۔ قافیے اور ردیفیں پہچانیے۔

☆☆☆

ذَمَّى بَاشِيْخِ ابْوِ سَعِيدِ ابْوِ الْخَيْرِ

(۱) در آن وقت که شیخ مالبوسعید به نیشا پوربود، یک سال مردمان سخن مُتجمان و حکمی که ایشان کرده بودند، بسیار می گفتند، عوام و خواص خلق به یک بار در زیان گرفته بودند که امسال چنین و چنین خواهد بود. یک روز، شیخ مامجلس می گفت: «مالروز شمارا از احکام نجوم سخن خواهیم گفت» - «همه مردم گوش و هوش به شیخ دادند تاچه خواهد گفت». شیخ گفت: «ای مردمان! امسال همه آن خواهد بود که خدای خواهد. همچنانکه پاره همه آن بود که خدای تعالی خواست» - و دست به روی فرود آورد مجلس ختم کرد.

(۲) خواجه عبدالکریم خادم خاص شیخ مالبوسعید بود، گفت: «روزی درویشی مرا پنشاندۀ بودتا از حکایتهاي شیخ ما، اورا چيزی می نوشتم. کسی بیامد که: «شیخ ترا می خواند». بر قدم، چون پیش شیخ رسیدم، شیخ پرسید که «چه کاری کردی؟» گفتم: «درویشی حکایتی چند خواست از آن شیخ، می نوشتمن». شیخ گفت: «یا عبدالکریم! حکایت نویس میباش، چنان باش که از تو حکایت گنند!»

(۳) آورده اند که روزی شیخ ما، در نیشا پور به محله ای فرومی شد. و جمع متصرفه، بیش از صد و پنجاه کس با او بیه هم - ناگاه زنی، پاره ای خاکستر از بام بینداخت، نادانسته که کسی می گزرد - ازان خاکستر بعضی به جامه شیخ رسید. شیخ فارغ بود و پیچ متأثر نگشت. جمع دراضطراب آمدند و گفتند: «این اسرای باز کنیم». و خواستند که حرکتی گنند. شیخ ما گفت: «آرام گیرید کسی کو مستوجب آتش بود، به خاکستر با اوقناعت گنند، بسیار شکر و اجب آید».

(محمد بن منور میهنی: آسرار التوحید)

فرهنگ

- مُنَجَّم** : نجومی -
بے یک بار : (بے یک بارگی) لفظی مطلب ہے ایک ہی بار۔ مُراد ہے سب کے سب نے (یکبارگی)
- درزبان گرفته بُودند:** (یہ بات) آن کی زبان برٹھی -
همچنانکہ : (ہم+چنان+کہ) جس طرح کہ، جیسا کہ -
- پار :** پچھلے سال -
دست بے رُوی فرودآورد: هاته چھرے پہ بھیے -
پتشاندِ بُود : (نشاندن: بیٹھانا) بٹھار کھاتها -
- اُورا :** اُس کو -
فُروی می شد : (فروشدن: گزرنا) گزر رہے تھے -
گروہ-
- جمع :** صوفیہ، درویش
مُبَصَّرِیَہ : کچھ حصہ، کچھ، تھوڑی سی -
پارہ ای : مُطمئن، پُرسکون -
- فارغ :** اثر نہ لیا -
متاثر نگشت : این سرای باز گئیم: ہم اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے - (مصدر: کندن)
- مستوجب** : مستحق -

تمرین

۱-

شیخ ابوسعید به مردمان چه گفت؟

۲-

خدم خاص شیخ ابوسعید در جواب سؤال شیخ چه گفت؟

۳-

شیخ به خواجہ عبدالکریم چه گفت؟

۴-

آیازنی دانسته خاکستر به جامہ شیخ انداخت یانادانسته؟

۵-

مندرجہ ذیل افعال کرے صیغے اور ترجمہ لکھئے:

می گفتند۔ خواهیم گفت۔ خواست۔ می نوشت۔ می گزرد۔

۶-

نادانسته (نا+دانسته) جیسے پانچ الفاظ اور ان کے معانی لکھئے:

۷-

فارسی میں ترجمہ کیجیئے:

حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر ایران کے عظیم صوفی اور نامور شاعر تھے۔ وہ بڑے صاحبِ دل آدمی تھے۔ لوگ ڈور ڈور سے اُن کی زیارت کرے لیجے آتے تھے۔ اُن کی خوبصورت باتیں لوگوں کو بہت متاثر کرتی تھیں۔ اُن کی فارسی رُباعیات آج بھی بہت مقبول ہیں۔

رُود کی سمرقندی

فارسی کا عظیم شاعر رودکی سمرقندی، جو تھی صدی ہجری میں سمرقند کے نواحی قصبے ”رودک“ میں پیدا ہوا۔ اسی نسبت سے اُسرے رودکی سمرقندی کہا جاتا ہے۔ وہ ایک عالم و فاضل شخص اور ماہر موسیقار تھا۔ سامانی بادشاہوں کے دربار سے وابستہ رہا۔ وہ بینائی سے محروم تھا لیکن اس کے باوجود اس نے بڑی بھرپور عملی زندگی گزاری۔ اس کا انتقال ۹۳۰ / ۵۳۲۹ء میں ہوا۔

رودکی، فارسی کا وہ پہلا خوش نصیب شاعر ہے جس کا دیوان محفوظ رہ گیا ہے۔ وہ قصیدہ، مشنوی، غزل اور مرتبہ جیسی اصناف سخن میں کامل مہارت رکھتا تھا۔ اس کا کلام آسان اور پُرتأثر ہے۔ انسانی جذبات و احساسات اور مناظرِ فطرت کے بیان میں اُسرے غیر معمولی قدرت حاصل ہے۔ فکری اور فتنی اعتبار سے اس کا کلام بہت اعلیٰ پائے کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُسرے ”استاد شاعران“ اور ”سلطانِ شاعران“ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔



آی بُخارا شاد باش!

ياد يار مهربان آيد همى
 زير پايام برنيان آيد همى
 خنگ ماراتامييان آيد همى
 بيز سوئت ميهمان آيد همى
 ماھ سوی آسمان آيد همى
 سرزو سوی بوستان آيد همى
 (رود کى سمرقندى)

بُوي جوي "موليان" آيد همى
 رىگ "آمو" و دُرشتى هاي او
 آپ "جیحون" از نشاط رُوى دوست
 آى بُخارا شاد باش و شادى
 سيرماھ است و "بُخارا" آسمان
 سير سرزو است و بُخارا بُوستان

فرهنگ

ئۇي : خوشبو

جۇيى : ندى

مۇليان: بخارا کەنزدیک ایک ندى

بخارا : ازبکستان کا ایک مشہور تاریخی شہر۔ جہاں امام بخاریؓ کا مزار ہے۔

رېگ : ریت

آمو : دریائے جیمۇن کا پرانا نام۔

درشتى : کھرداپن / کھردرى - سختى

پېنىان : ریشم

خىنگ : سفید گھوڑا۔

زى : (زىستن: جینا، مصارع زيد) جيو، فعل امر۔

تمرین

- ۱۔ سرايىندا اين قصىدە كسىت؟
- ۲۔ جۇيى مۇليان دركجا است؟
- ۳۔ شاعر از گدام شهر ستايىش كرده است؟
- ۴۔ بخارا در گدام كشور است؟
- ۵۔ رود كى درجه سالى فوت كرد؟
- ۶۔ "استعاره" كى تعريف لکھىئى - آخرى دو شعروں مىں آنے والے استعاروں کى وضاحت كىچىئى -
- ۷۔ مندرجہ ذيل الفاظ کے مضاد لکھىئى - مهربان - دُرشتى - شادمان - آسمان
- ۸۔ سبق مىں استعمال ہونے والے مرکب توصيفى اور مرکب اضافى الگ كىچىئى -

ابوالفضل محمد بن حسین بیہقی

ابوالفضل بیہقی ۳۸۵ھ بمطابق ۹۶۳ء میں نیشا پور کرے قصیٰ ”بیہق“ میں پیدا ہوئے۔ نیشا پور سے علوم و فنون کی تحصیل کی اور پھر سلطان محمود غزنوی کے دربار سے وابستہ ہوئے۔ ایک طویل عرصہ غزنوی سلاطین کی ملازمت میں رہے۔ بعد میں ملازمت چھوڑ دی اور باقی زندگی تصنیف و تالیف میں بسر کی۔

بیہقی کی شہرہ آفاق تصنیف ”تاریخ آل سبکتگین“ ہے، جسے ”تاریخ مسعودی“ یا ”تاریخ بیہقی“ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب، فارسی کی اہم ترین تاریخوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ ایک ضخیم کتاب تھی، مگر اس کا بہت سا حصہ ضائع ہو گیا ہے۔ جو حصہ باقی رہ گیا ہے وہ سلطان محمود غزنوی کے بیٹھ سلطان مسعود غزنوی کے دورِ حکومت کے دس برسوں کے احوال پر مشتمل ہے۔ تقریباً ایک ہزار سال پہلے لکھی جانے والی یہ کتاب، فارسی نثر کا ایک خوبصورت نمونہ ہے۔ اس کا اسلوب تحریر مجموعی طور پر سادہ، سلیس اور روان ہے۔ مصنف نے کہیں کہیں ادنی انداز نگارش بھی استعمال کیا ہے۔ ”تاریخ بیہقی“ میں بٹھے فطری انداز میں واقعات کا بیان ملتا ہے جنہیں پڑھ کروہ زمانہ آنکھوں کے سامنے مجسم ہو جاتا ہے۔ کتاب کو دلچسپ بنانے کے لیے انسانوی اور ڈرامائی انداز بھی اختیار کیا گیا ہے اور سیق آموز حکایات بھی دی گئی ہیں۔



امیر عادل سبکتگین و آهوی ماده

امیر سبکتگین که با من، شبی آحوال و آسرار خویش باز می نمود: گفت: "پیشتر از آن که من به غزنین افتادم، یک روز بر نشستم نزدیک نماز دیگر، و به صحراء رفتم. یک آسب داشتم. سخت ڈونده بود. چنانکه هر صیدی که پیش من آمدی، باز نرفتی. آهوی دیدم ماده و بچه باوی. آسب را برانگیختم. بچه از مادر جد اماند. بگرفتمش. برزنین نهادم و باز گشتم.

روز نزدیک نماز شام رسیده بود. چون لختی براندم، آوازی به گوش من آمد. بازنگریستم. مادر بچه بود که برآثر من می آمد و غریومی کرد. اسپ برانیدم به طمع آن که مگروی نیز گرفته آید. بتاختم. چون باد، از پیش من برفت. باز گشتم. دو سه بار همچنین افتاد. این بیچاره می آمد و می نالید، تا نزدیک شهر رسیدم. مادرش نالان نالان می آمد. دلم سُوتخت. با خود گفتم: "از این آهویه چه خواهد آمد؟ براین مادر مهریان رحمت باید کردا"

بچه را به صحراء نداختم. سوی مادر بد وید و هر دو غریو کردند برفتند سوی دشت. من به خانو رسیدم. شب تاریک شده بود. اسپم بی جو بمانده. سخت تنگ دل شدم. چون غمناکی درو ثاق بخفتمن. به خواب دیدم پیر مردی را که مرامی گفت "یا سبکتگین! ابدانکه آن بخشایش که برآن آهوی ماده کردی و آن بچکک بدود دادی، ماشه‌ری را که آن را غزنین گویند، به تو و فرزندان تو بخشیدیم. من رسول آفرید گارم!"

من بیدار شدم و قوی دل گشتم و همیشه از این خواب همی اندیشیدم و اینک بدین درجه رسیدم.

(تاریخ بیهقی)

فرهنگ

- بازمی نمود : (باز نمودن : بیان کرنا۔ فعل ماضی استمراری) وہ بیان کر رہا تھا۔
- بُرنشستم : بر(اسب) نشستم، میں گھوٹے پر سوار ہوا۔
- بے غزنین افتادم : غزنی آئے کا اتفاق ہوا۔
- نمازِ دیگر : نمازِ عصر۔
- سختِ ڈوندہ : تیز رفتار(دویدن مسد़، (دوز) دو+ندہ: اسم فاعل)
- صید : شکار۔
- آمدی : می آمد: آتا تھا، قدیم نثر میں ماضی استمراری اس طرح ہوتی تھی-(آمد+ی)
- باز نرفتی : باز نمی رفت: واپس نہیں جاتا تھا۔
- برانگیختم : (برانگیختن: بھڑکانا) میں نے دوڑایا، فعل ماضی مطلق۔
- بگرفتیش : (بے+گرفت+م+ش) میں نے اُس کو پکڑ لیا۔ فعل ماضی مطلق۔ ”بے“ کا کوئی مطلب نہیں ہے۔
- برائر من : میرے پیچھے پیچھے۔
- غریومی کرد : ماضی استمراری، وہ غرما رہی تھی، وہ آہ و فریاد کر رہی تھی۔
- بر گردانیدم : (بر گردانیدن: لوٹانا، موڑنا) میں نے واپس موڑا۔ فعل ماضی مطلق۔
- گرفته آید : پکڑی جائے۔
- بِتا ختم : (تا ختن: حملہ کرنا، پیچھا کرنا) میں نے حملہ کیا۔ فعل ماضی مطلق۔ ”بے“ کا کوئی مطلب نہیں ہے۔
- همچین افتاد : همچین اتفاق افتاد: اسی طرح اتفاق ہوا۔
- نا لان نالان : (نالیدن: رونا..... نال+ان) روتی روتی۔
- دل سُوخت : میرا دل پسیجا، مجھے رحم آیا۔
- آہو بِرہ : بہرنی کا بچہ۔
- رحمت باید کرد : رحم کرنا چاہیے۔
- تنگدل : افسرده، آزردہ، دل گرفتہ۔
- وناق : کنیا، گمر
- پیر مردی : ایک بوڑھا آدمی۔
- بچکک : (بچہ+ک) بچہ، کوچک، چھوٹا بچہ۔
- آفرید گار : بیدا کرنے والا، خدا۔

تمرین

۱- امیر سبکتگین به کجا رفت؟

۲- امیر سبکتگین در صحراء کرد؟

۳- وقتی بچه آهورا گرفت، مادرش چه کرد؟

۴- چرا بچه را رها کرد؟

۵- امیر سبکتگین چه کسی را در خواب دیده بود؟

۶- "آمدن" اور "رفتن" سے ماضی مطلق کی گردان کیجئے۔

۷- نشستن، دید، ید، راندیم، گفتم، کرد کو جملوں میں استعمال کریں۔

۸- مندرجہ ذیل جملوں کا فارسی ترجمہ کیجئے۔

۱- وہ گھوٹے پرسوار ہوا۔

۲- میں نے ایک ہرنی دیکھی۔

۳- ایک آواز میرے کان میں پڑی۔

۴- اُس کی ماں میرے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔

۵- میں صبح سات بجے بیدار ہوا۔



فرِدَوْسِی طُوسِی

فارسی کے عظیم شاعر ابوالقاسم فردوسی، چوتھی صدی ہجری میں ایران کے مردم خیز قصیبے طوس میں پیدا ہوئے۔ وہ اپنی شہرہ آفانِ مثنوی "شاہنامہ" کی بدولت زندہ جاوید ہیں۔ یہ مثنوی سلطان محمود غزنوی کے عهد (۵۲۱ھ - ۳۸۷ھ) میں مکمل ہوئی۔ فارسی ادب کی تاریخ میں یہ زمانہ "عصرِ فردوسی" کے نام سے مشہور ہے۔ فردوسی نے "۱۱۱۰ھ" بمطابق ۱۰۲۵ء میں وفات پائی اور اپنے آبائی قصبے طوس میں دفن ہوئے۔

شاہنامہ سائیہ ہزار اشعار پر مشتمل ایک طویل مثنوی ہے۔ یہ ایران کی منظوم سیاسی اور معاشرتی تاریخ ہے۔ اس کا پہلا حصہ داستانی عناصر پر مشتمل ہے، دوسرے حصے میں نیم تاریخی واقعات اور تیسرا حصہ میں تاریخی اختائق بیان کیجئے گئے ہیں۔ یہ بنیادی طور پر ایک ایسی مثنوی ہے جس میں میں جنگ و جدل کی داستانی منظوم کی گئی ہیں لیکن اس میں جا بجا ایسے اشعار بھی ملتے ہیں جن کا موضوع ادب و اخلاق ہے۔ اس اعتبار سے شاہنامہ کی اہمیت دوچند ہو گئی ہے۔

فروosoی کا کلام سلاست اور فصاحت و بلا غبت کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ ہزار سال گزر جانے کے باوجود، شاہنامہ کی زبان موجودہ زمانے کی زبان معلوم ہوتی ہے۔ خوبصورت تشبیہات و استعارات اور دلنشیں کنایات نے شاہنامہ کافی مرتبہ بہت بلند کر دیا ہے۔ قصہ گوئی اور داستان نویسی کے لیے جو ڈرامائی اسلوب بیان ضروری ہوتا ہے، فردوسی نے اسے بھی ملحوظ رکھا ہے۔ ان خصوصیات نے شاہنامہ کو ایک عالمی ادبی شاہکار بنا دیا ہے اور دُنیا کی بہت سی زبانوں میں اس کے ترجم ہوچکے ہیں۔



دانا و نادان

روان سراینده رامش برد	سخن چون برابر شود با خرد
خرد مند باش وجه انجوی باش	توجهند انکه باشی سخنگوی باش
سخن هر چه گویی، همان بشنوی	نگرتاچه کاری، همان بدروی
سخن تاتوانی به آزم گوی	ذرشتی زکس نشنوی، نرم گوی
زبردست گردد سر زیردست	چو با مرد دانات باشد نشست
بگویی از آن سان کزو بشنوی	زگفتار داناتوانا شوی
ازیرا ندارد دبر کس شکوه (شاہنامه فردوسی)	زینادان بنالد دل سنگ و کوه

فرهنگ

روان : روح

سراینده : (سرای+نده) کہنے والا۔

رامش : اطمینان و سکون۔

جهانجوی : (جهان+جُوی) دنیا کو تسبیح کرنے والا۔ دنیا کو طلب کرنے والا۔

کاری : (کاشتن: بونا، مضارع: کارڈ) تو بوتا ہے ابوئی گا۔

بدری : (درودن: فصل کائنات، مضارع: درود) تو کائنات ہے اکائی گا۔

ذرستی : سختی۔ کھردارا ہیں۔

آزم : نرمی، شرم و حیا۔

ازیرا : (از+این+را) اس لیے۔

برکس : کسی کر ہاں، کسی کرے نزدیک۔

شکوہ : شان و شوکت۔

تمرین

۱۔ چون سخن با خرد برابر شو دچہ می شود؟

۲۔ فردوسی سخنگوراچہ توجیہ کردا است؟

۳۔ آدم از گفتارِ دانا چہ می شود؟

۴۔ دل سنگ و کوه از چہ کسی می نالد؟

۵۔ مرگب اضافی اور مرگب توصیفی الگ الگ لکھیے:

روان سراینده۔ مرد دانا۔ گفتارِ دانا۔ سرزیر دست۔ دل سنگ و کوه۔

۶۔ سخن گو (سخن+گو) اور خرد مند (خرد+مند) جیسے پانچ پانچ الفاظ لکھیے۔

۷۔ ”دانا و نادان“ کے اشعار میں آئے والے افعال امر لکھیے۔



عنصر المعالی کیکاؤس

امیر عنصر المعالی کیکاؤس بن اسکندر بن قابوس ۱۲^م ہجری بمطابق ۴۰۲ء میں ایران کے مشہور زیاری خاندان میں پیدا ہوئے۔ چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں گرگان، گیلان اور طبرستان کے علاقوں میں اس خاندان کی حکومت تھی۔ عنصر المعالی نے مروجہ علم و فنون میں مہارت حاصل کی۔ ۷۵۰ء میں انہوں نے اپنے بیٹے گیلان شاہ کی تربیت کر لیئے "نصیحت نامہ" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کو عرف عام میں "قابوس نامہ" کہا جاتا ہے۔ عنصر المعالی کا سال وفات معلوم نہیں، البتہ یہ طے ہے کہ وہ ۷۵۰ء تک ضرور زندہ تھے۔

یہ کتاب ایک دیباچہ اور چالیس ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں راہنماءصول بیان کیے گئے ہیں۔ مصنف نے اس کتاب میں اپنی زندگی کے رنگارنگ تجربات اور مشاهدات کا نجوؤز پیش کر دیا ہے۔ اُن کالب ولہجہ اتنا پر خلوص، سادہ اور درد مندانہ ہے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔

قابوس نامہ پانچویں صدی ہجری کی فارسی نثر کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا اسلوبِ نگارش سادہ، سلیس، اور دلچسپ ہے۔ اہم حکایات اور اپنی زندگی کے مختلف واقعات کی مدد سے مصنف نے خودی، خود داری، قناعت، حُسْنِ اخلاقی اور دیانتداری کا درس دیا ہے۔ "قابوس نامہ" میں اپنے عہد کی تفافت کی جھلکیاں بھی ملتی ہیں۔ دنیا کی بہت سی اہم زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔



پند های قابوس نامه

بِدان آی پُسر که مردم بی هُنر دائم بی سود بود، چون مُغیلان که تن دارد و سایه ندارد، نه خود را سُود گند و نه غیر را. بِدان که از همه هُنرها بهترین، سخن گفتن است. جهد گن تا سخن بر جای گویی- سخن نا پرسیده مگوی واز گفتار خیره پر هیز گن، چون باز پُرسند، جُز راست مگوی. و تا نخواهند، کس را نصیحت مگوی و پند مایه. از یار بد اندیش و بد آموز بگریز. تابوانی، نیکی از کس دریغ مدار که نیکی یک رُوز بَر دهد. به فضل و هُنر خویش غرّه میباش و پندار که توهمه چیزی بدانستی.

بِدان آی پُسر که مرد مان تازنده باشند، ناگزیر باشند از دُوستان. دوست نیک، گنجی بُزرگ است. چون دوست نوگیری، پُشت با دوستان گهن مَکن. هر که از دُوستان نَیند پشد، دُوستان نیزار و نَیند پشنند. با مرد مان دوستی میانه دار. بر دُوستان به امید، دل مَبند که من دُوستان بسیار دارم. دوست خاصه خویش، خود باش. دوستی که بی جرم، دل از تو بردار، به باز آوردن او مشغول مَباش. و نیزار دوستی طامع دُور باش که دوستی او با تو، به طَمع باشد نه به حقیقت.

بِدان آی پُسر که من پیر شدم و ضعیفی و بی نیرویی بر من چیره شد. من نام خویش را در دایره گزشتگان یافتم. اگر تواز گفتار من بهره نیکی نجوبی، خویند گان دیگر باشند که شنو دن و کار بستن نیکی غنیمت دارند. اگرچه سرشت روز گار بر آن است که هیچ پسر، پند پدر خویش را کار بند نباشد، چه آتشی در دل جوانان است، از رُوی غفلت، دانش خویش برتر از دانش پیران بینند. اگرچه این سخن مرا معلوم بود. مهربدری مرانگذاشت که خاموش باشم.

فرهنگ

مُغیلاه :	خاردار جهائزی -
سُود :	فائده -
برجای :	اپنے مقام پر، مناسب، صحیح
خیره :	فضول، بیہودہ
بداندیش :	(اندیشیدن: سوچنا.....اندیشد مضارع اندیش: امر بد+اندیش) برا سوچنے والا -
بدآموز :	آموختن: سیکھنا / سکھانا، آموزد مضارع آموز: امر، بد + آموز -
غَرَه :	مغورو بری باقی سکھانے والا -
ناگزیر :	جس کے بغیر چارہ نہ ہو۔
میانہ :	مُعتدل، متوازن -
بی نیروی :	بے طاقتی، کمزوری
چیره :	غالب -
گزشتگان :	(گذشته کی جمع) گزرے ہوئے لوگ، مرحومین -
بہرہ نیکی نجوبی :	(بہرہ جست: حصہ لینا، فائدہ اٹھانا) تو صحیح فائدہ نہ اٹھائے -
جویند گان :	(جست: ڈھونڈنا۔ جوید مضارع۔ جوی امر، جوی+ندہ: ڈھونڈنے والا) جویندہ کی جمع، ڈھونڈنے والے لوگ -
سرشت :	فطرت، روش، معمول -

تمرین

- ۱- بہترین ہنرها چسیت؟
- ۲- دوست نیک چہ اہمیتی دارد؟
- ۳- چرا باید از دوست طامع دور باشیم؟
- ۴- چرا نیستنہ نام خوبیش رادر دایرہ گزشتگان می یابد؟
- ۵- چرا جوانان، دانش خوبیش را برتر می دانند؟
- ۶- سبق میں استعمال ہونے والے افعال امرونہی الگ الگ لکھیں۔
- ۷- واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیں:
پسر۔ سخن۔ مردمان۔ دوستان۔ پیر۔ گذشتگان۔ جویند گان۔
- ۸- مندرجہ ذیل افعال کے مصادر اور ان کے معانی لکھیں: دارد۔ پُرسند۔ مپندار۔ مپند۔ یافتم

فُرُود گاه

رُوزِ شنبه بُود- آقای حمید و اعضاي خانواده اش، بعد ازناهار، در آتاق پذيرائي داشتند باهم صحبت می کردند. يكدفعه زنگ تلفن به صدا درآمد- سعيد فوري، گوشی را برداشت و از آتاق مجاور صدا کرد:
”پدر جان، پدر جان! عموجان شما رامی خواهند.“

آقای حمید: ”آللو، آللو…… من حمید هستم- بلى، بلى، صدای شما می رسد- کجایید؟ ازلندن کی آمدید؟ مطمئن باشید- ماسِر وقت به فرود گاه می رسیم.“

همینکه به آتاق پذيرائي برگشت، خانمِش پُرسید: ”مجید وزن وبچه هایش چطور اند؟“

آقای حمید: ”إن شاء الله فردا شب خود تان آنها رامی بینید!“

خانم حمید: ”چطور؟ آنها که در لندن هستند؟“

آقای حمید: ”اما از یكشنبه گذشته در کراچی هستند و فردا اينجامی آيند.“ رُوز بعد، آقای حمید با خانواده اش به فُرُود گاه بين الميللي لاپور رسید.

آقای حمید: (خطاب به مأمور اطلاعات) ”بيخشيد آقا، پرواز شماره ۳۰۱ سر وقت است یا تأخير دارد؟“

مامور اطلاعات: ”سر وقت است، آقا جان اصلاً تأخير ندارد.“

آقای حمید: ”آقا خيلي متّشكرا“

فرود گاه خيلي شلوغ بود- خانواده آقای حمید به بالکن رفتند. ذُرُست ساعت پنج بعد از ظهر، هوا پيماري شرکت هوا پيماري پاکستان رُوي باند فرود گاه فرود آمد و با سرعت زياد، ميشل ماشين بُزرگی شروع به راندن کرد. يواش يواش از سُرعتش کاسته شد. همینکه مُتوقف گردید، فوري نزد بان مُتحرك را بادر آن وصل کردند و مسافران شروع کردند به پياده شدن. بالآخره آقای مجید وزن وبچه هایش هم بیرون آمدند.

آقای حمید: (در حالی که آقای مجید را به آغوش گرفته است) ”سلام برادر عزيزم اخيلي خوش آمدید. چشم ماروشن.“

خانم مجید: ”سلام برادر جان! زن دا داش جان شما چطورید؟“

خانم حمید: ”خدارا شکر، خوبم- شما خوب هستید؟ مسافرت شما خوش گرشت؟“

آقای حمید: ”بفرمایيد راه بيفتيم- باید هرجه زود تر برسیم منزل- آخر خسته هستیدا“ (رُو به سعيد)
سعید جان! طبق قرار، شما با نوید، باتا کسی بیا بید.“

سعید: ”چشم، بابا جان- خيال‌تان راحت باشد!“

فرهنگ

اعضا	:	(عضو کی جمع) ارکان، افراد-
خانوادہ	:	خاندان-
ناهار	:	دوپھر کا کھانا
أتاقِ بذیرائی	:	ڈرائیںگ روم-
یکدفعہ	:	(یک+دفعہ) اچانک
زنگ	:	گھٹنی
تلفن	:	ٹیلی فون- مفرس لفظ ہے۔
گوشی	:	ریسیور۔
أتاقِ مجاہر	:	بغالی کمرہ، ساتھ والا کمرہ۔
آلو	:	ہیلوا مفرس (فارسی بنایا گیا) لفظ ہے۔
فروڈ گاہ	:	ائیر پورٹ
ہمینکہ	:	(همیں + کہ) جو نہیں۔
بین المللی	:	بین الاقوامی، انٹرنیشنل۔
مامور اطلاعات	:	انکوائری آفیسر۔
پرواز	:	فلائٹ
شلغ	:	ہجوم، بھیڑ
بالکن	:	بالکونی (مفرس لفظ ہے)
ہواپیما	:	طیارہ، ہوائی جہاز
شرکت ہواپیمایی	:	ہوائی جہازوں کی کمپنی
باند	:	نَد وَے (مفرس لفظ ہے)
یوَاش یوَاش	:	آہستہ آہستہ۔
از سُرعتش کاستہ شد:	:	اُس کی رفتار میں کمی آگئی۔
مُتَوَقَّف	:	ساکن، نہما ہوا۔
زردیان	:	سیڑھی۔
اَصْلَ كَرَدَنَد	:	انہوں نے ملا دی، ساتھ لگادی۔
اداش	:	بھیا۔

زِن داداش	:	بھابھی -
ہرچے زودتر	:	جتنا جلد ممکن ہو -
طبقِ قرار	:	پروگرام کے مطابق -
تاکسی	:	ٹیکسی (مُفرَّس لفظ ہے)
خیالتان راحت باشد:	:	آپ مطمئن رہئے!

تمرین

- ۱۔ آقای حمید و خانوادہ اش در کجا نشستہ ہوند؟
- ۲۔ کہ گوشی را برداشت؟
- ۳۔ وقتی ہوا پیما ایستاد، چہ چیزی را بے آن وصل کردند؟
- ۴۔ آیا ہوا پیما تأخیری داشت؟
- ۵۔ چرا سعید و نوید باتا کسی بر گشتند؟
- ۶۔ غیر ملکی زبانوں کے وہ الگاظ جو معمولی تبدیلی سے فارسی میں استعمال کر لیے جاتے ہیں، "مُفرَّس" الگاظ کہلاتے ہیں۔ اس سبق میں آئے والے مُفرَّس الگاظ الگ لکھئیے۔
- ۷۔ مندرجہ ذیل الگاظ کو جملوں میں استعمال کیجیئے:
آتاق پذیرائی - خیلی مُتشکرم - بیخشید - چشم - خیالتان راحت باشد -
- ۸۔ ضمائر متصل کو مُتفصل میں تبدیلی کیجیئے:
خانوادہ اش - خانمیش - خود تان - خیالتان -

☆☆☆

ناصر خسرو

حکیم ابو معین ناصر بن حارث ایک عظیم فارسی شاعر اور ادیب تھے۔ وہ ۱۰۰۳/۵۳۹۳ء میں بلخ کے نواحی قصبے قبادیان میں پیدا ہوئے اور بلخ میں مُروجہ علوم کی تحصیل کی۔ وہ غزنوی حکومت میں اہم عہدوں پر فائز رہے۔ بعد میں وہ چغرا بیگ کے دربار سے بھی وابستہ رہے۔ چالیس برس کی عمر میں انہوں نے سرکاری ملازمت چھوڑ دی اور چار بار حجج بیت اللہ سے مُشرف ہوئے۔ انہوں نے عالمِ اسلام کی سیاحت کی اور پھر اسماعیلی عقائد و نظریات کے پرچار کے لئے بلخ اور بدختان میں مقیم ہو گئے۔ ۱۰۸۸/۵۳۸۱ء میں انہوں نے بدختان میں وفات پائی۔

وہ ایک بلند پایہ ادیب اور قادر الکلام شاعر تھے۔ ان کا دیوان تقریباً بارہ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ”روشنایی نامہ“ اور ”سعادت نامہ“ کے نام سے دو اخلاقی منظویاں بھی ان کے نام سے منسوب ہیں۔ ان کی نثری تخلیقات میں ”زاد المسافرین“، ”جامع الحكمتین“، ”وجو دین“ اور ”سفرنامہ“ بہت معروف ہیں۔

ان کی شاعری کا بنیادی موضوع اخلاقی و حکمت اور پندو موعظمت ہے۔ ان کی زبان سادہ، روان اور پختہ ہے۔ انہوں نے بڑے خوبصورت انداز میں اخلاقی موضوعات بیان کیے ہیں۔ ان کا اسلوب بہت زور دار اور اثر انگیز ہے۔



از ماست که برماست

و اندر طلب طعمه، پروبال بیاراست	رُوزی، زِ سرِ سنگ، غقابی به هوا خاست
”امروز همه رُوی زمین زیر پر ماست“	بر راستی بال نظر کرد و چنین گفت
می بینم اگر ذره ای اندerto دریاست	بر اوج چو پرواژ گنم از نظر تیز
جنبیدن آن پشه عیان در نظر ماست“	گر بر سر خاشاک یکی پشه بجنبد
تیری ز قصای بدی بگشاد براور است	ناگه ز کمینگاه یکی سخت کمانی
وانگاه پر خویش گشاد از چپ واژ راست	بر خاک بیفتاد و بغلتید چوماهی
گفتا: ”ز که نالیم که از ماست که برماست“	زی تیرنگه کرد پر خویش بر او دید

(حکیم ناصر خسرو)

فرهنگ

خوراک، غذا	:	طبعیہ
مجھر-	:	پشتو
مجھلی-	:	ماہی
(سُوی) کی طرف	:	زی
جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔	از ماست کہ بر ماست:	

تمرین

- ۱۔ عقاب در جستجوی چہ چیز برواز کرد؟
 - ۲۔ چون به شہپرش نگاه کرد چہ گفت؟
 - ۳۔ تیر انداز سخت کمانی چہ کرد؟
 - ۴۔ وقتی عقاب تیر خورد، چہ شد؟
 - ۵۔ عقاب هنگام مرگ چہ گفت؟
 - ۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ جملوں میں استعمال کیجیے:
 - روزی۔ پروبال۔ می بینم۔ برواز۔ عیان
 - ۷۔ تشبیہ کیا ہوتی ہے؟ اس سبق میں دی جانے والی تشبیہ کی وضاحت کیجیے۔
 - ۸۔ مندرجہ ذیل افعال کو منفی بھی بنائیں اور سوالیہ بھی:
 - خاصت۔ گفت۔ بیفتاد۔ بگشاد۔ نالیم۔
- ☆☆☆

شیخ فرید الدین عطار نیشا پور

شیخ فرید الدین عطار ۵۲۰ھجری ۱۱۶۱ء میں ایران کے مشہور شہر نیشا پور کے ایک نواحی گاؤں ”کدکن“ میں پیدا ہوئے۔ مروجہ علوم کی تحصیل کرے بعد وہ اپنے آبائی پیشے طبابت میں مشغول ہو گئے۔ انہیں بچپن ہی سے تصوف اور صوفیاء سے دلچسپی تھی اور وہ شعر و سخن کی خداداد صلاحیت بھی رکھتے تھے۔ آخر وہ حلقہ ”صوفیاء“ میں بھی شمعِ انجمان بن گئے اور شعر ادب میں بھی انتہائی ممتاز مقام پر فائز ہوئے۔ ایران پر تاتاریوں کے حملے کے دوران ۱۲۳۰ھ ۲۱۸ء میں ان کی شہادت ہوئی۔ ان کا مقبرہ نیشا پور میں ہے۔

شیخ فرید الدین عطار فارسی کے عظیم صوفی شاعر ہیں۔ ان کی صوفیانہ مشنیاں آج بھی محبت و عقیدت سے پڑھی جاتی ہیں۔ ان کی ایک عارفانہ مشنوی ”منطق الطیر“ کو بہت مقبولیت نصیب ہوئی۔ غزل میں بھی ان کا نام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ وہ فارسی شاعری میں عرفانی موضوعات متعارف کرانے والے ابتدائی شاعروں میں شمار ہوتے ہیں۔ مولانا جلال الدین رومی جیسے عظیم مفکر اور صوفی شاعر نے انہیں اپنا پیشو و تسلیم کیا ہے۔

فارسی ریاضی کی تاریخ میں بھی عطار کا نام بہت نمایاں ہے۔ وہ پہلے فارسی شاعر ہیں جنہوں نے اپنی ریاضیوں کا ایک جدا گانہ دیوان مرتب کیا، جس کا نام ”مخترانہ“ ہے۔ تعداد میں کثرت کے علاوہ ان ریاضیوں کا فکری و فنی معیار بھی بہت بلند ہے۔

شیخ فرید الدین عطار کی واحد نظری تخلیق کا نام ”تذکرۃ الاولیاء“ ہے۔ اس میں مختلف اولیائیں کرام کے حالات و واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء کی نزدیک سلیس، شستہ اور روان ہے۔ بعد میں آنے والے اکثر ویشنتر تذکرہ نگاروں نے اس اہم کتاب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب کے دلکش اسلوب نگارش سے اندازہ ہوتا ہے کہ شیخ عطار عظیم شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب نثر نگار بھی تھے۔



رابعه عَدَوِيَّة (بصريّة)

آن شب که رابعه در وجود آمد، درخانه پدرش چندان خایه نبود که او را در آن بیچند، و قطره ای روغن نبود و چراغ نبود. پدر او را سه دختر بود، رابعه چهارم بود- از آن، رابعه گویند- چون رابعه بزرگ شد، پدر و مادرش بمددند. و در بصره قحطی عظیم پیدا شد، و خواهان متفرق شدند. و رابعه به دست ظالمی افتاد. اور رابه چند درم بفروخت- آن خواجه، او را به رنج و مشقت، کارمی فرمود. روزی بیفتاد و دستش بشکست- رُوی بر خاک نهاد و گفت: "الله! اغربم و بی مادر و پدر، و اسیرم و دست شکسته. مرا از این همی هیچ غم نیست، إلّا رضای تو می باید."*

پس رابعه به خانه رفت و دایم رُوزه داشتی و همی شب نماز کردی و تابه رُوز برپای بودی- شی، خواجه از خواب در آمد. آوازی شنید. نگاه کرد. رابعه را دید در سجده، که می گفت: "الله! تو می دانی که هوای دل من در موافقت فرمان تو است، و روشنایی چشم من در خدمت درگاو تو. اگر کار به دست من استی، یک ساعت از خدمت نیا سود می- امّا تو مرا زیر دست مخلوق کرده ای- به خدمت تو، از آن دیر می آیم."*

خواجه نگاه کرد- قندیلی دید بالای سر رابعه آویخته، معلق بی سلسه ای، و همه خانه نور گرفته- بر خاست و با خود گفت: "أورا به بندگی نتوان داشت"؛ پس رابعه را گفت: "تورا آزاد کردم- اگر اینجا باشی، ماهیه خدمت تو گنیم، و اگر نمی خواهی، هر جا که خاطر تو است، می رو"؛ رابعه دستوری خواست و برفت و به عبادت مشغول شد-.

(تذكرة الأولياء عطار)

فرهنگ

چندان	:	اتنا، اس قدر۔
جامہ	:	کپڑا۔
پیچند	:	(مصدر: پیچیدن: لپیشنا) مضارع، لپیشیں۔
از آن	:	اس وجہ سے، اس لیے۔
مُتَفَرِّق	:	جُدا، الگ الگ۔
خواجہ	:	آقا، مالک۔
کارمی فرمود	:	(مصدر: کارفرمودن: کام پر لگانا) ماضی استمراری، کام پر لگائے رکھتا تھا۔
نمازمی کرداری	:	نمازمی کرد، وہ نماز پڑھتی تھیں۔
برپای بودی	:	(برپابودن: پیرود بر کھٹے رہنا) وہ حالت قیام میں رہتیں۔ (برپابودن: پیرود بر کھٹے رہنا)
ہوا	:	خواہش، جدید فارسی میں موسم اور فضائی لیے استعمال ہوتا ہے۔
نیاسودمی	:	(نہ + آسودم + ی) نمی آسودم، میں آرام نہ کرتی، نہ رُکتی۔
مُعلَّق	:	لٹکاہوا۔
دیر آمدن	:	بدیر آمدن، دیر سے آنا۔
سلسلہ	:	زنجبیر
دستور	:	حکم، اجازت، قانون۔ جدید فارسی میں گرامر کو ”دستور زبان“ کہتے ہیں۔

تمرین

- درشی کہ رابعہ بے دنیا آمد، وضع خانہ پدرش چطور بود؟ ۱۔
- علم تسمیہ رابعہ چہ بود؟ ۲۔
- وقتی خواجہ از خواب بیدار شد، چه دید؟ ۳۔
- خواجہ بے رابعہ چہ گفت؟ ۴۔
- این درس نوشته کیسیست؟ ۵۔
- مندرجہ ذیل ضمائر میں سے متصل اور منفصل جدا کیجیے۔ اور ان کے معانی لکھیے:
پدرش۔ غریبم۔ رضای تو۔ دل من۔ خدمت۔ ۶۔
- تیسرا پیراگراف میں ”داشتی“، ”کردی“ اور ”بودی“ کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔
مندرجہ ذیل حروف کے معانی لکھیے اور انہیں آسان جملوں میں استعمال کیجیے:
در۔ را۔ از۔ با۔ به۔ ۷۔۸۔



سُلطان قطب الدين آييک

سُلطان قطب الدين آييک مثل محمد بن قاسم و سُلطان محمود غزنوی و سُلطان شهاب الدين غوری از بنیانگزاران معنی پاکستان است. اوه قرنها پیش، در سال ۱۸۶/۲۰۷ در لاہور فوت کرد. مزار وی در کنار بازار معروف لاہور به نام "انار کلی" قرار دارد.

سُلطان قطب الدين آييک موسس خانواده غلامان سلطنت لاہور بود. وی غلام امام فخر الدين ابو حنیفه ثانی بود که در نیشا پور زندگی می کرد. قطب الدين علوم متداوله و فتوح نظامی را آموخته بود. به قرائت قرآن علاقه زیادی داشت و به لقب "قرآن خوان" معروف شده بود.

سُلطان شهاب الدين غوری وی را پسر خوانده خود قرار داده بود. غوری در سال ۱۸۱/۲۰۲ شهید شد. بعداز شهادت وی، سُلطان قطب الدين آييک در لاہور سریر آرای سلطنت گردید و قرآن و سنت را دستور اساسی کشورش قرار داد و باعدل و داد فرمانروائی کرد.

اییک از سلاطین با شجاعت و کرم بود. در سخاوت نظری نداشت. کمترین بخشش او صد هزار روپیه بود. به همین علت مردم اورا "لک بخشش" یعنی "بخشنده صد هزار" می گفتند.

"قطب مینار" دهلی بنا کرده وی است. او مؤسس مسجد "قبة الاسلام" نیز بوده است. معاصر باخواجه معین الدين چشتی و خواجه قطب الدين بختیار کا کی بود و با آنها ارادتی تمام داشت.

چوگان بازی را خیلی دوست می داشت. در حال بازی ازاسب به زمین افتاد و بر اثر آن فوت کرد. داماد سلطان شمس الدين التتمنش مقبره ای بر مذفنش احداث گردانید. بود که در سالهای اخیر باز سازی شده است.

(بروفسور ذکر آفتاب اصغر)

فرهنگ

بنیان نگذار	:	(بنیان گراشت: بنیاد رکھنا.....اسم فاعل) بانی-
قرنها	:	(قرن کی جمع) صدیوں-
مؤسس	:	بانی-
علموم مُتَداولہ	:	مُروجہ علوم-
نظامی	:	فوجی-
پسرخواندہ	:	منہ بولا بیٹا-
دستور اساسی	:	بنیادی قانون، آئین-
احداث گردانیدہ بود	:	اس نے تعمیر کرایا تھا-
بازسازی شدہ است	:	اس کی تعمیر نو ہوئی ہے-

تمرین

- ۱۔ ایبک غلام کیہ بود؟
- ۲۔ علت فوت کردن وی چہ بود؟
- ۳۔ وی کدام شہر را پاتیخت خود قرار دادہ بود؟
- ۴۔ مزرا سلطان قطب الدین ایبک کجا سatt؟
- ۵۔ مقبرہ وی را کہ احداث کرد؟
- ۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف / ہم معنی الفاظ لکھیں
مؤسس - معروف - مزار - سلطان - علت -
- ۷۔ نیچے دیئے گئے الفاظ پر اعراب (زبر، زیر، پیش) لگائیں
معنوی - متداوی - قرنها - فنون - احداث -
- ۸۔ خالی جگہیں پُر کیجیے:
 - ۱۔ غوری درسال شہید شد۔
 - ۲۔ ایبک در لاہور سریر سلطنت گردید۔
 - ۳۔ ایبک از سلاطین شجاعت و کرم بود۔
 - ۴۔ قطب مینار دہلی بنا کردا
 - ۵۔ چوگان بازی راخیلی دوست

مولانا جلال الدین رومی

مولانا جلال الدین رومی با مریدان مثل دوستان همدل می زیست. تواضع فوق العاده و حسنه خلقی وی، برای وی دوستان وستا پیشگران بسیار فراهم آورده بود. عادت به پیشی جستن در سلام راتا به حدی رعایت می کرد که وقتی از گویی و بازار می گذشت، هرزنی و هر کود کی و حتی هرفقیری هم که با اوروپه رومی افتاد وی در سلام براو پیشی می گرفت. حتی بانصارای شهر نیز مثل مسلمانان سلوک می کرد.

مولانا، صحبت با فقرای اصحاب رابیش از هر چیز دوست می داشت و آن را بر صحبت با اکابر شهر ترجیح می داد. شفقت او شامل حیوانات هم می شد ویاران را از آزار جانوران مانع می آمد. به یاران تعلیم می داد که جوانمرد از رنجاندن کس نمی رند و کسی رانمی رنجاند در غذر از گویی، یک روز دو تن را در حال نزاع دید. یکی به دیگری پرخاش می کرد که: "اگر یکی به من گویی، هزار بشنوی" مولانا رو به آن دیگری کرد و گفت: "هر چه خواهی به من گویی که اگر هزار گویی یکی هم نشنوی".

زندگی وی با قناعت و گاه با قرض می گذشت، اما از این فقر اختیاری هیچ گونه ناخستندی نشان نمی داد. ساده، بی تجمل و عاری از رُوی وریا بود. با اهل خانه دوستانه می زیست. لباس و غذاء اسیاب خانه اش ساده بود. غذای او غالباً از نان و ماست یا ما حضری مُحقر تجاوز نمی کرد. از زندگی فقط به قدر ضرورت تَمَّعْ می بُرد.

با آنکه در بین دوستان و مریدان می زیست، از آنها فاصله داشت. از همه آنها جدا بود در آخرین بیماری. در لحظه هایی که اندک مایه بهبود حاصل می شد، با یاران سخن می گفت و آنها را دلداری می داد که در رفتن من ملول نشونیدا بدین گونه از هر چیز و هر کس با شفقت اما بدون حسرت جدا شد.

زندگی شخصت و هشت ساله اور سرا سریک شعر بود، شگفت آور ترین، پر شور ترین، دلآویز ترین شعرها.

(دکتر عبدالحسین زرین گوب: پله پله تا ملاقات خدا)

فرهنگ

تواضع	:	عاجزی و انکساری۔
فوق العادہ	:	غیر معمولی۔
ستائیشنگر	:	مداح۔
پیشی	:	پہل، سبقت۔
رنجاندن	:	تكلیف دینا۔
نزاع	:	جهگڑا۔
پر خاش	:	لڑائی، کدورت۔
نا خرسندي	:	نا خوشی، عدم اطمینان۔
نشان نمی داد	:	(مصدر: نشان دا دن: ظاهر کرنا) ظاهر نہیں کرتا تھا۔ (ماضی استمراری منقی)
تجمل	:	شان و شوکت۔
ماست	:	دہی۔
محقر	:	حقیر۔
تمتع می بُرد	:	(مصدر: تمتع بُردن: فائدہ اٹھانا) فائدہ اٹھاتا تھا۔
اندک مايه	:	تهوڑی سی، کچھ۔
بہبود	:	افاقہ، بہتری۔
دلداری می داد	:	(مصدر: دلداری دا دن: حوصلہ بڑھانا) حوصلہ بڑھاتا تھا۔
پر شور	:	بر جوش، ہنگامہ خیز۔
شگفت آور	:	(شگفت + آور) حیرت ناک۔ تعجب آور۔



تمرین

- ۱ مولانا جلال الدین رومی با مریدان چطور می زیست؟
- ۲ وقتی از کوی و بازار می گذشت چه کار می کرد؟
- ۳ چه چیز را بیش از هر چیز دوستی داشت؟
- ۴ وقتی که مولانا دونفر را در حال نزاع دید، چه گفت؟
- ۵ زندگی وی چگونه بود؟
- ۶ آخرين (آخر+ين)، شگفت آور(شگفت+آور) اور دلاؤیز(دل، آويز) جيسيے پانچ پانچ الفاظ بنائيے۔
- ۷ سبق میں آنے والے جمع الفاظ کی پانچ مثالیں دیجئے۔
- ۸ ”آوردن“ اور ”گرفتن“ سے فعل حال کی گردان ترجمے سمیت لکھئے۔



دوستی نادان

شیر مردی رفت و فریادش رسید	اژد هایی، خرس رادرمی کشید
وان گرم زان مرد مردانه بدید	خرس هم از اژدها چوان و آرهید
شد ملازم از پی آه بُردبار	چون سگ اصحاب کهف، آن خرس زار
خرس خارس گشت از دلستگی	آن مسلمان سرنهاد از خستگی
وزستیز آمد مگس زوباز پس	شخص خفت و خرس می راندش مگس
آن مگس پس باز می آمد دوان	چند بارش راند از روی جوان
بر گرفت از گوه، سنگی سخت زفت	خشمنگین شد بامگس، خرس و برفت
بر رُخ خفت، گرفته جای ساز	سنگ آورد و مگس را دید باز
بر مگس، تا آن مگس واپس خرد	بر گرفت آن آسیا سنگ و بزد
این مثل بر جمله عالم فاش کرد	سنگ، روی خفته را خشخاش کرد
سهرِ أبله، سهرِ خرس آمد یقین کین او سهر است و سهر اوست کین	

(مثنوی معنوی: جلال الدین رومی)

فرہنگ

چرس	:	ریچہ-
درمی کشید	:	(در کشیدن: جکڑنا، بھینچنا) جکڑے ہوئے تھے۔
شیر مردی	:	ایک بھادر آدمی
فريادش رسيد	:	(ب فرياد آن رسيد) اُس کی مدد کو بھينچنا۔
وازهيد	:	نجات پائی۔ (وار هيدين: مصدر، نجات پانا)
مرد مردانہ	:	بھادر اور عظیم آدمی۔
اصحابِ کھف	:	(غار والے دوست) قرآن کریم میں اللہ کے کچھ برگزیدہ بندوں کا ذکر آیا ہے جو ایک ظالم بادشاہ دقیانوں کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر شہر سے نکل کر ایک غار میں پناہ گزیں ہوئے تھے تین سو نو سال بعد بیدار ہوئے تو دنیا بدل چکی تھی۔ اللہ نے ان کی خواہش کے مطابق انہیں پھر سلا دیا۔
سگ اصحابِ کھف:	:	اصحابِ کھف کا گتنا۔ قرآن کریم میں ایک گتنے کا ذکر بھی آیا ہے۔ جواہ حضرات کے پیچھے پیچھے چل پڑا تھا۔ اس کا نام قطعیت ہا۔ اُسے وفاداری کا استعارہ قرار دیا گیا۔
مُلَازِم	:	ملازمت کرنے والا۔ ساتھ رہنے والا۔
بُرْدَبَار	:	حوالہ مند، متحمل مزاج۔
خستگی	:	تهکن
سرنهاد	:	اُس نے سر رکھا۔ وہ سو گیا۔
خارس	:	نگہبان، چوکیدار۔
دلبستگی	:	محبت، تعلق خاطر۔
می راندش مَگَس:	:	وہ اُس پر سے مٹکھیاں اڑا رہا تھا۔
ستیز	:	جهگڑا، ضد، ہٹ دھرمی۔
چندبارش راند	:	اُس کو کئی بار اُس نے بھگایا۔
زفت	:	بڑا، موٹا، بھاری۔
جائی ساز	:	مناسب جگہ۔
آسیا سنگ	:	چکنی کا پتھر، مُراد ہے بہت بھاری پتھر۔

ڈاپس خَزَد	:	(خزیدن سے) واپس ہو جائے -
خشخاش کرد	:	خشخاش چھوٹی چھوٹی سفید رنگ کرے دانے ہوتے ہیں، مراد ہے ریزہ ریزہ کر دیا۔
بُهْرَأَبْلَه	:	بے وقوف کی مخفت -
يَقِين	:	یقیناً، بلا شبہ -
كِين	:	کینہ، دشمنی -

تمرین

- ۱۔ ازدهایی خُرُس راچہ می کرد؟
- ۲۔ مردِ دلا وری چہ کار کرد؟
- ۳۔ خُرس چرامگس رانی می کرد؟
- ۴۔ خُرس با آن سنگ بزرگ چہ کرد؟
- ۵۔ آیا "بُهْرَأَبْلَه" به نفع آدم است؟
- ۶۔ مندرجہ زذیل حُروف کو جملوں میں استعمال کیجیئے:
را۔ از۔ با۔ بر۔ تا۔
- ۷۔ شاعری میں وہ کی مجبوری کرے تھت بعض اوقات کچھ لفظوں کو مختصر کر دیا جاتا ہے۔ یہ عمل "تحفیف" کہلاتا ہے اور جن لفظوں کو مختصر کیا جائے، انہیں "مَخَفَفٌ" کہتے ہیں۔ اس سبق میں سے ایسے الفاظ کی نشاندہی کیجیئے۔
- ۸۔ یہ اشعار کس صفت سخن میں لکھئے گئے ہیں۔ کم از کم پانچ اشعار کے قافیے لکھئے۔



شیخ سعدی شیرازی

شیخ مشرف الدین بن مصلح الدین سعدی شیرازی ۱۱۸۳/۲۰۶ء کے لگ بھگ ایران کے صوبہ فارس کے مشہور شہر شیراز میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم شیراز میں حاصل کرنے کے بعد مشہور سلجوقی وزیر نظام الملک طوسی مولف "سیاست نامہ" کے قائم کردہ دارالعلوم "نظامیہ بغداد" میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور عبدالرحمن جوزی اور شہاب الدین سہروردی جیسے شہرہ آفان علماء سے کسب فیض کیا۔ نظامیہ بغداد سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ایران میں یورش تاتار کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بد امنی اور ابتری کے باعث عراق، عرب، شام، فلسطین، مصر کے لیے نکل کھٹٹے ہوئے اور ملکوں ملکوں گھومتے پھرے۔ آخر کار شیراز واپس آگئے جہاں انہوں نے ۱۵۶ء ہجری میں اپنی مشہور زمانہ کتابیں "بوستان" اور "گلستان" لکھیں جن میں اپنی زندگی بھر کے تجربات کا نجود پیش کیا۔ یہ دونوں کتب آج بھی دُنیا و آخرت کو سدهارنے اور سنوارنے کا ایک بہترین ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ درستی اخلاقی اور تعمیر شخصیت و کردار کا نہایت عمدہ وسیلہ ہیں۔

شیخ سعدی نے ۱۲۹۱ء بمطابق ۲۹۱ھ شیراز میں وفات پائی۔ شیراز میں اُن کا مزار بر انوار

"سعدیہ" کے نام سے مشہور ہے۔

سعدی نہ صرف ایک عظیم شاعر تھے بلکہ ایک بیع مثال نثر نگار بھی تھے۔ گلستان اُن کا نتری شاہکار ہے جس کا گزشتہ صدیوں میں کوئی ادیب جواب بیش نہیں کرسکا۔ "گلستان" سعدی کی نثر فارسی کی خوبصورت ترین نظر ہے۔ یہ ادبی اور مستعجم و مقفی ہونے کے باوجود مشکل نہیں ہے۔ گلستان کے اکثر جملے ضرب المثل کا درجہ اختیار کرچکے ہیں۔



گلهای گلستان سعدی

(۱) آورده اند که نوشیروان عادل را در شکار گاهی صیدی کتاب کرده بود و نمک نبود. غلامی به روستا رفت تا نمک آرد. نوشیروان گفت: "نمک به قیمت بستان تازه‌سی نشود و ده خراب نگردد." گفتند: "ازین قدر چه خلل آید؟"

گفت: بنیاد ظلم در جهان اول اند کی بوده است هر که آمد برومزیدی کرده تابدین غایت رسیده است."

☆☆☆

(۲) یاد دارم که در ایام طفولیت متبعید بودم و شب خیز و مولع زهد و پرهیزشی در خدمت پدر رحمته الله علیه نشسته بودم و همه شب دیده برهم نبسته و مصحف عزیز بر کنار گرفته و طایفه ای گرد ماخته. پدر گفت "از اینان یکی سر بر نمی دارد که دو گانه ای بگزارد. چنان خواب غفلت برده اند که گویی نه خفته اند که مرده اند."

پدر گفت: "جان پدر اتونیز اگر بخفتی به که در پوستین مردم افتقی."

☆☆☆

(۳) هر گزار دور زمان ننالیدم و روی از گردش آسمان درهم نکشیدم مگر وقتی که پایم برهنه مانده بود و استطاعت پای پوش نداشتم. به جامع کوفه در آمدم دلتنگ. یکی را دیدم که پای نداشت. شکر نعمت حق تعالیٰ به جای آوردم و بربی کفشی صیر کردم.

☆☆☆

(۴) مردی راچشم درد خاست. پیش بیطار رفت تا دوا کند. بیطا راز آنچه در چشم چار پای می کرد در دیده او کشید و گور شد. به دا و بردنده. گفت: "بر او هیچ توان نیست. اگر این خربودی پیش بیطار نرفتی."

☆☆☆

(۵) دو کس رنج بیهوده بردن و سعی بی فایده کردند. یکی آنکه اندوخت و نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد.

چون عمل در تو نیست نادانی
چار پایی بروا کتابی چند
که برا و هیزم است یا دفتر

علم چند آنکه بیشتر خوانی
نه محقق بود نه دانشمند
آد تهی مغز راچه علم و خبر

☆☆☆

(۶) پادشاهی با غلامی عجمی در کشتنی نشست و غلام هر گز دریا را ندیده بود و محنت کشتنی نیاز موده، گریه وزاری در نهاد ولرزو برانداش افتاد، چندانکه ملاطفت، کردند - آرام نمیگرفت و عیش ملک، از و مُنْفَصِ بود، چاره ندانستند- حکیمی در آن کشتنی بود، ملک را گفت: "اگر فرمان دهی، من او را به طریقی خاموش گردانم." گفت: "غاایت لطف و کرم باشد" بفر بود تا غلام را به دریا انداختند، باری چند غوطه خورد، مویش گرفتند و سوی کشتنی آوردند. به دو دست در سکان کشتنی آویخت، چون برآمد، بگوشه آی بنشت و آم بافت. ملک راعجب آمد، پرسید: "درین چه حکمت بود؟" گفت: "اول محنت غرق شدن نچشیده بود و قدر سلامت کشتنی نمی دانست، همچنین قدر عافیت کسی داند که به مصیبته گرفتار آید" .

(گلستان سعدی)

فرہنگ

کہتے ہیں -	:	آورده اند
روانِ شیرین، جانِ شیرین - نوشیروان (ایران کے ایک بادشاہ کا نام)	:	نوشین روان
کو۔ یہاں ”کرے لیجے“ کے معنوں میں آیا ہے -	:	را
شکار -	:	صيد
دہ، گاؤں	:	روستا
مصدرستائدن سے فعل امر: لینا	:	بستان
رواج، دستور -	:	رسم
تباه (بریاد) نہ ہو جائے	:	خراب نگردد
کچھ زیادہ، اور اضافہ -	:	مزیدی
اس حد تک -	:	بدین غایت
لڑکپن -	:	طفولیت
عبادت گئنڈہ، عبادت کرنے والا -	:	متَعَبَد
شب بیدار، رات کو جا گئے والا -	:	شب خیز
آنکھ بند کرنا (جهہ پکنا)	:	دیدہ برهم بستن
قرآن مجید -	:	مصحف عزیز
لفظی مطلب ہے لوگوں کی پوستن میں گھسنما، دوسروں کے معاملہ میں	:	درپوستین مردم افتادن
ٹانگ اڑانا -	:	
زمانے کی گردش -	:	دورِ زمان
مُنْه بنانا، ناراض ہونا -	:	روی درهم کشیدن
پاپوش، جوتا -	:	پاپوش
کوفہ کی جامع مسجد -	:	جامع کوفہ
افسردہ -	:	دلتنگ
شکر بجالانا -	:	سپاس بجائی آوردن
جوتا -	:	کفشن
سلوٹری، مویشیون کاذا کثر -	:	بیطار
چشم، آنکھ -	:	دیدہ

قاپی-	:	داور
اگرخرنی بُود، اگروہ گدھانہ ہوتا۔	:	اگرخرنبدی
نمی رفت، وہ نہ جاتا۔	:	نرفتی
دوافراد۔	:	دوکس
خواہ مخواہ تکلیف اٹھانا۔	:	بیہودہ رنج بردن
ایک چوپاپہ۔	:	چارپائی
حالی دماغ، بیوقوف۔	:	تمی مغز
ایندھن۔	:	ہیزم
تکلیف، رنج۔	:	محنت
مکدر، کبیدہ	:	مُفَقَّر
نہایت۔	:	غايت
سکاں کشتنی کا پچھلا جضد۔	:	سکاں کشتنی
بُرا۔	:	زشت
غرق ہونے کی تکلیف۔	:	محنتِ غرق شدن
حیران ہونا۔ حیرانی میں آنا۔	:	عجب آمدن

تمرین

- ۱- نوشیروان چه گفت؟
 ۲- پدر به پسر چه گفت؟
 ۳- وقتی سعدی شخصی را دید که پای نداشت چه کار کرد؟
 ۴- داور به بیمارچه گفت؟
 ۵- گلستان نوشتہ کیسیست؟
 ۶- چراغیش پادشاه به هم خورد؟
 ۷- حیکمی ملک را چه گفت؟
 ۸- پادشاه چرا تعجب کرد؟
 ۹- آورده اند، کباب کردند، بقیمت بستان، رسم نشود، نشسته بودم، بخفتی، برو، کون کون سے
 افعال ہیں اہ کرے معانی لکھیں۔
 ۱۰- شکار گاہی اور غلامی میں ”ی“ بطور ”یائے وحدت“ استعمال ہوا ہے۔ - بخفتی اور بیافتی میں
 ”ی“ کی کون سی قسم استعمال ہوتی ہے۔
 ۱۱- گردش آسمان، دور زمان اور سپاں نعمت میں مضاف، مضاف الیہ اور حرف اضافہ کی نشاندہی
 کیجیے۔

